حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ

فرعون کی تباہی

Fall of the Pharaoh

فرعون کی تباہی

قریباً پانچ ہزار سال پہلے، قدیم مصر کے بادشاہوں کو فرعون کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ فرعون مطلق العنان حکمران ہوتے تھے اور ان کی رعایا ان کی عبادت بھی کیا کرتی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایسے ہی ایک حکمران کے دور میں مبعوث ہوئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک ایسے وقت میں پیدا ہوئے جب آپ کے قبیلے بنی اسرائیل کے نوزائیدہ بچوں کو فرعون کے حکم پر قتل کیا جا رہا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو محفوظ رکھنے کے لئے آپ کی والدہ نے اللہ کے حکم پر آپ کو ایک ٹوکری میں رکھا اور اسے دریائے نیل میں بہا دیا۔ فرعون کے محل سے ایک نہر گزرتی تھی جو دریائے نیل سے نکال کر یہاں تک لائی گئی تھی۔ اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ٹوکری کی رہنمائی کر کے اسے اس نہر میں پہنچا دیا اور یوں آپ فرعون کے محل میں پہنچ گئے۔

FALL OF PHAROAH

About five thousand years ago, the kings of ancient Egypt were called pharaohs. Pharaohs were absolute rulers and were even worshipped by their people. Hazrat Musa (علیہ السلام) was ordained in the age of one such ruler.

Hazrat Musa (علیہ السلام) was born at a time when the new-born children of his tribe, the Bani-Israel, were being killed by the order of the Pharaoh. To save Hazrat Musa (علیہ السلام), on the command of Allah, his mother put him inside a basket and threw it in the River Nile. A canal passed through the Pharaoh's palace which was brought here from the River Nile. Hazrat Musa's (علیہ السلام) basket was guided by Allah towards this canal and thus he arrived in the Pharaoh's palace.

فرعون کی خداترس بیوی، بی بی آسیہ نے اس ٹوکری کو دیکھا، اسے باہر نکلوایا اور اس کے اندر ایک خوبصورت بچہ پایا۔ چونکہ وہ خود لاولد تھی، اس لئے اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا بچہ بنا کر ان کی پرورش کی۔

اپنی جوانی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حادثاتی طور پر حکمران قبیلے قبط کے ایک فرد کو قتل کر دیا۔ سزائے موت سے بچنے کے لئے آپ کو مصر سے رخصت ہونا پڑا۔ وہ دس برس بعد لوٹے۔ ان دس سالوں کے دوران آپ نے چرواہوں میں زندگی بسر کی، آپ کی ملاقات اللہ کے ایک اور پیغمبر حضرت شعیب علیہ السلام سے ہوئی، آپ کی شادی حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی سے ہوئی اور آپ کو نبوت بھی عطا کی گئی۔ یہ آپ کی زندگی کا ایک نہایت دلچسپ باب ہے لیکن یہ کہانی ہم کسی اور وقت سنائیں گے۔

Pharaoh's God-fearing wife, Bibi Aasia, saw this basket, had it pulled it out and found a beautiful baby inside. Being childless herself, she raised Hazrat Musa (علیہ السلام) as her own son.

In his youth, Hazrat Musa (علیہ السلام) accidentally killed a member of the ruling tribe, the Copts. He had to flee Egypt to avoid the penalty of death. He came back after ten years. During these ten years, he found life among a tribe of shepherds, met another prophet of Allah, Hazrat Shoaib (علیہ السلام), got married to Hazrat Shoaib's (علیہ السلام) daughter, and was ordained a prophet himself. This is a very interesting chapter of his life but we shall tell this story some other time.

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دو بڑے معجزات عطا کئے تھے۔ ان میں سے پہلا آپ کا عصا تھا جو ایک دیو قامت اژدہے کی شکل اختیار کر سکتا تھا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سوتے تو یہ آپ کی حفاظت کرتا اور اندھیرے میں مشعل کی طرح روشن ہو جاتا۔ دوسرا معجزہ ید بیضا کا تھا۔ (ید عربی زبان میں ہاتھ کو اور بیضا سفید کو کہتے ہیں۔) جب بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی بغل میں ہاتھ ڈال کر نکالتے تو یہ سورج کی طرح چمکتا ہوا نکلتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی اللہ کا پیغمبر مقرر کیا گیا تھا۔ حضرت ہارون علیہ السلام کو ساتھ لئے، آپ فرعون کے دربار میں پہنچے اور اللہ کے رسول کی حیثیت سے اپنا تعارف کرایا۔

Hazrat Musa (عليه السلام) was granted two major miracles by Allah Almighty. First of them was his staff which could turn into a huge serpent. It guarded Hazrat Musa (عليه السلام) when he slept and shined like a beacon in the darkness. Second miracle was the White Hand (Yad-e-Baiza – In Arabic, Yad means hand and Baiza means white). Whenever Hazrat Musa (عليه السلام) put his hand under armpit, it came out shining as bright as the sun.

Hazrat Musa's (عليه السلام) brother, Hazrat Harun (عليه السلام) was also ordained a prophet. With Hazrat Harun (عليه السلام) at his side, he arrived at the court of the Pharaoh and introduced himself as the prophet of Allah.

آپ نے فرعون سے کہا کہ اللہ نے آپ کو اور آپ کے بھائی کو بھیجا ہے تا کہ مصر کے لوگوں کو صراطِ مستقیم دکھائیں۔ یہ سن کر فرعون بہت غضب ناک ہوا کیونکہ وہ خود کو (نعوذ باللہ) خدا گردانتا تھا۔ وہ دیر تک حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بحث و تمحیص کرتا رہا۔ دونوں میں سے کوئی اپنے مؤقف سے ہٹنے پر تیار نہ ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دعوے کی صداقت کے ثبوت کے طور پر اپنے معجزات ظاہر کیے۔ فرعون نے کہا۔ "یہ سب تو جادو ہے اور میرے جادوگر تم سے بہتر جادو دکھا سکتے ہیں۔" اس کے حکم پر، دربار میں حاضر جادوگروں نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں فرش پر پھینک دیں۔ یہ سب پھنکارتے ہوئے سانپوں میں تبدیل ہوگئیں۔

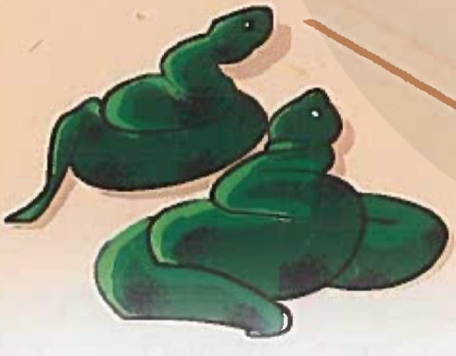

He told the Pharaoh that Allah has sent him and his brother to guide the people of Egypt towards the Right Path. The Pharaoh was very angry to hear that, because he considered himself a god. He argued with Hazrat Musa (علیہ السلام) for a long time. Neither of them moved from their position. Hazrat Musa (علیہ السلام) showed his miracles as a proof of the veracity of his claim. The Pharaoh said, "It is all magic and my wizards can do this better than you." At his command, the court wizards threw their sticks and ropes on the floor. All of these turned into hissing snakes.

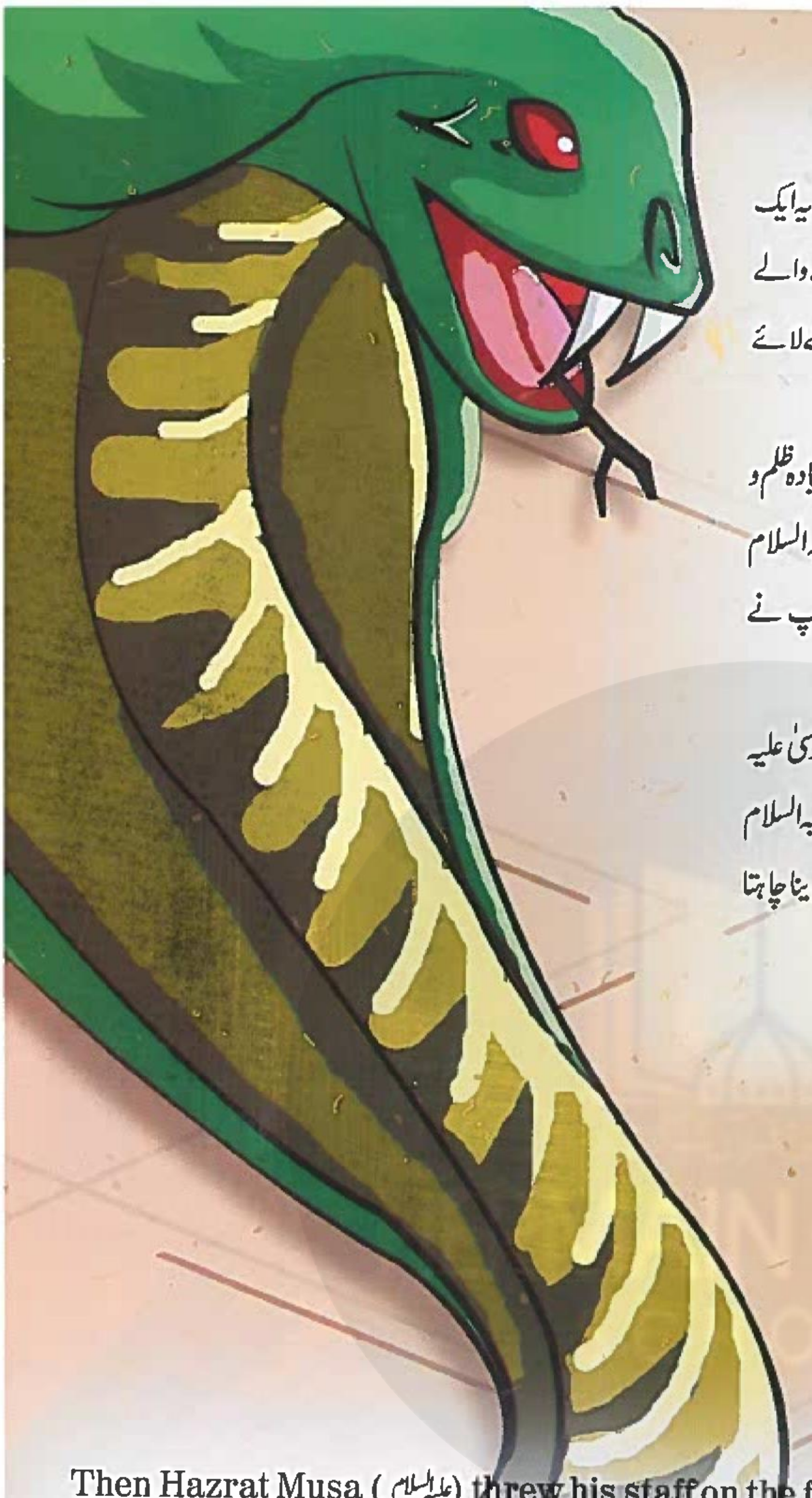

تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصائے مبارک زمین پر پھینکا۔ یہ ایک دیو ہیکل اژدہے میں تبدیل ہوا اور جادوگروں کے جادو سے پیدا ہونے والے سب سانپوں کو کھا گیا۔ یہ دیکھ کر تمام جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لائے ہوئے پیغام پر ایمان لے آئے۔

اس پر فرعون کو اور بھی غصہ آیا۔ اس نے بنی اسرائیل پر پہلے سے بھی زیادہ ظلم و ستم ڈھانا شروع کر دیئے۔ بالآخر اللہ کے حکم پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کے ساتھ ہجرت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ آپ نے سب کو اکٹھا کیا اور سفر پر نکل پڑے۔

فرعون کو اس کی اطلاع دی گئی۔ اس نے اپنی فوج لی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کا تعاقب کرنے لگا۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کے سب ساتھیوں کو ہلاک کر کے اس دین کو برباد کر دینا چاہتا تھا جس نے اس کی مفروضہ خدائی کو للکارا تھا۔

Then Hazrat Musa (علیہ السلام) threw his staff on the floor. It turned into a gigantic serpent and ate all the snakes produced by wizards' magic. Seeing this, all the wizards submitted themselves to the message that Hazrat Musa (علیہ السلام) had brought.

This angered the Pharaoh even further. He became even more strict and oppressing for the people of Bani-Israel and the followers of Hazrat Musa (علیہ السلام). At last, by the command of Allah, Hazrat Musa (علیہ السلام) decided to migrate with his followers. He gathered all of them and set out on his journey.

The Pharaoh was informed about this. He took his army and began pursuing Hazrat Musa (علیہ السلام) and his followers. He wanted to destroy the faith that challenged his supposed divinity by killing all the followers along with Hazrat Musa (علیہ السلام).

حضرت موسیٰ علیہ السلام بحیرۂ احمر پر پہنچ گئے۔اسی وقت بنی اسرائیل نے فرعون کو تیزی سے اپنے تعاقب میں آتے ہوئے دیکھا اور ان میں ہراس پھیل گیا۔انہوں نے کہا کہ ہمارے آگے سمندر ہے اور پیچھے ہمارا سب سے بڑا دشمن۔یقیناً آج ہم میں سے کوئی زندہ نہیں بچے گا۔

اسی وقت اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنا عصا پانی پر ماریئے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس حکم پر عمل کیا۔یکا یک، سب کی نگاہوں کے سامنے، بحیرۂ احمر پھٹنے لگا۔جلد ہی متلاطم پانیوں کی دو عظیم دیواروں کے بیچ ایک خشک راستہ نمودار ہو گیا۔

Hazrat Musa (علیہ السلام) arrived at the Red Sea. At that time,the Bani-Israel saw the Pharaoh hard on their heels and began to panic. They said that a sea is in front of us and our biggest enemy is behind us. Surely, today none of us will survive.

At that moment, Allah commanded Hazrat Musa (علیہ السلام) to hit the water with his staff. Hazrat Musa (علیہ السلام) did as was told. Suddenly, before everyone's eyes, the Red Sea began to part. Soon, a dry path appeared between two great walls of restless water.

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی فوراً اس راستے پر اترے اور سمندر پار کر گئے۔ تعاقب میں آتے ہوئے فرعون اور اس کی فوج نے بھی سمندر میں نمودار ہونے والے راستے پر گھوڑے ڈال دیئے لیکن جیسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی قوم نے سمندر عبور کیا، پانی کی دیواروں میں پیدا ہونے والا خلا بند ہونے لگا۔ آن کی آن میں فرعون اور اس کی فوج ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔

Hazrat Musa (علیہ السلام) and his followers immediately took this path and crossed the sea. The Pharaoh and his army, still in hot pursuit, put their horses in the path that had appeared in the sea. But as soon as, Hazrat Musa (علیہ السلام) and his people had crossed the sea, the gap between the walls of water began to close. In a matter of moments, the Pharaoh and his army were drowned.

فرعون نے اپنے خدا ہونے کا اعلان اور لوگوں کو اپنی عبادت کرنے پر مجبور کیا تھا۔ اس کی موت نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ثابت کر دیا کہ اس کائنات میں خدائی صرف خدائے بزرگ و برتر کی ہے۔ وہی تمام دنیاؤں کی ابتداء بھی ہے اور انتہا بھی ہے اور اس کی برتری کو للکارنے والا بالآخر دردناک انجام کو پہنچتا ہے۔

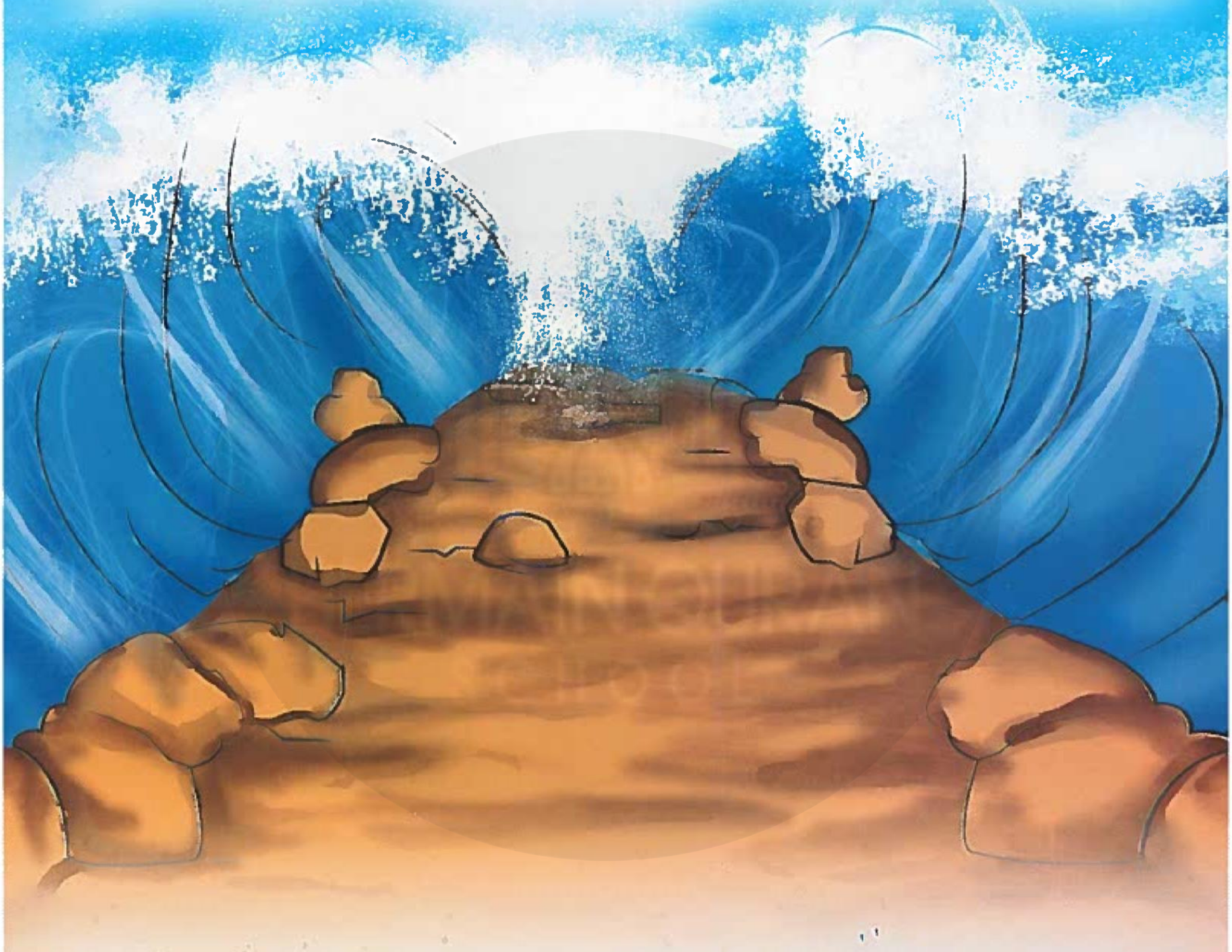

The Pharaoh had declared himself to be divine and forced people to worship him. His death proved once and for all that the only divine power in this universe is of Allah Almighty. He is the Alpha and Omega of all the worlds and those who challenge his supremacy are ultimately brought to a painful end.